



## سوال

(235) قربانی کا جانور خرید کر خریدار کا اس میں اپنا حصہ رکھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص، مثلاً: بیس روپیہ سے قربانی کے لئے جانور خرید لایا۔ اس میں ایک حصہ اپنا رکھ لیا اور باقی چھ حصہ قیمت تین روپے فی حصہ باقی چھ حصہ داران کے پاس فروخت کر دیے۔ اپنی قربانی بھی کر لی اور فائدہ دنیاوی بھی اٹھالیا۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قربانی نام ہے اللہ تعالیٰ کے لئے خون بہانے اور جان دینے کا اور یہ شے واحد ہے، اس کے حصے نہیں ہو سکتے، اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ ایک شخص کی نیت گوشت کی ہو اور چھو شخصوں کی نیت قربانی کی ہو تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی، کیونکہ خون بہانے اور جان دینے کی تقسیم ان میں ہو سکتی، محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خلاف قیاس ایک شے کو سات کے قائم مقام کر دیا اور جو بات خلاف قیاس ہوتی ہے وہ اپنے محل پر بند رہتی ہے، اب جو شخص قربانی کا جانور خریدتا ہے۔ اگر خریدنے کے وقت اس کی نیت اس میں حصہ رکھنے کی نہ تھی، بلکہ خیال یہ تھا کہ جانور سارے کا سارا فروخت کر دوں گا، پھر اس کی قیمت بڑھ گئی مثلاً: بیس روپے کا خریدتا تھا، تیس روپیہ قیمت پر، چھو یا سات حصے پورے ہو گئے۔ ابھی مجلس سے جدا نہیں ہوئے کہ اس کا خیال ہوا کہ ایک حصہ میں رکھ لوں یہ تو ایسا ہی ہے جیسے سات شخص ایک جانور خرید کر قربانی کریں۔ یا ایک شخص کے گھر جانور تھا اس میں ایک حصہ اپنا رکھ لیا، اور اگر خریدنے کے وقت یا خریدنے کے بعد سودا ہونے سے پہلے نیت اس جانور میں حصہ رکھنے کی ہو گئی تو اس کے حصہ پر منافع نہ ہوا اور چھو حصوں پر منافع تو یہ تقسیم کی صورت پیدا ہو گئی، اس لئے یہ درست نہیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ خالص عمل کو قبول کرتا ہے، اس شخص کی نیت میں خلوص نہیں، کیونکہ پہلے سے اس کو خیال ہوتا کہ میرے حصے کے پیسے مجھ پر نہ پریں، دوسروں سے وصول کروں، گویا کہ باقی حصوں پر منافع لگانا ہے اور درحقیقت اپنا حصہ فروخت کرتا ہے، ایسے شخص کے عمل میں خلل آ گیا، اس لئے ناجائز ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث: ص ۳۶۸ ج ۲)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ



ج 1 ص 595

محدث فتویٰ